

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ  
سیرتِ عثمانِ غنی

22-August-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا  
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

## دُرُودِ پَاک کی فضیلت

نبی پاک صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَاحَت نشان ہے:

مَنْ صَلَّی عَلٰی بَلَقْتَنِي صَلَاتَهُ، وَصَلَّيْتُ عَلَیْہِ، وَكَتَبْتُ لَهُ سِوَى ذٰلِكَ عَنْہُمْ حَسَنَاتٍ

یعنی جو مجھ پر دُرُودِ پڑھتا ہے، اُس کا دُرُودِ مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے استغفار کرتا ہوں اور اس کے علاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۴۳۶/۱، رقم:

(۱۶۴۲)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پساری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ“ مُسْلِمَانِ كِي نِيَّةِ اُس كے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

## بیانِ سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ کر کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والی کی دل جوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مضافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَاءَ اللّٰهُ! آج ہم تیسرے خلیفہ راشد امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی سیرتِ طیبہ کے چند ایمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گی پہلے ایک ایمان افروز واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی شانِ سخاوت

حضرت عبدُ الرَّحْمٰن بن خُبَاب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے، میں بارگاہِ نبوی میں حاضر تھا اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کو ”جَبِشِ عُمَرَات“ یعنی عروہ تبوک کی تیاری کیلئے ترغیب اِرشاد فرما رہے تھے۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے اُٹھ کر عرض کی: یا رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! پالان اور دیگر مُتَعَلِّقَهُ سامان سمیت سو (100) اُونٹ میرے ذمے ہیں۔ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ سے پھر ترغیب ارشاد فرمائی۔ تو امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عَرْض کی: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں تمام سامان سمیت دو سو (200) اُونٹ حاضر کرنے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ سے پھر ترغیب ارشاد فرمائی: تو امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے عَرْض کی: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں سامان سمیت تین سو (300) اُونٹ اپنے ذمے قبول کرتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور انور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے یہ سُن کر منبرِ مَنْوُور سے نیچے تشریف لا کر 2 مرتبہ فرمایا: آج سے عثمان (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) جو کچھ کرے، اُس پر پوچھ گچھ نہیں۔

(ترمذی، کتاب المناقب، مناقب عثمان بن عفان، 5/391، حدیث: 3420)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّد

پساری پیاری اسلامی بہنو! عموماً بعض اسلامی بہنیں دوسروں کی دیکھا دیکھی جذبات میں آکر فنڈ دینے کا لکھو تو دیتی ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑ جاتا ہے، حتیٰ کہ بعض تو دیتی بھی نہیں! مگر قربان جاییے! امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے اپنے اعلان سے بہت زیادہ چندہ (Funds) راہِ خدا میں پیش کیا، چنانچہ

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اِس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: خیال رہے! یہ تو اُن کا اعلان تھا مگر حاضر کرنے کے وقت آپ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اَشْرَفِیَاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اَشْرَفِیَاں اور پیش کیں۔ (مفتی صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ مزید فرماتے ہیں:) خیال رہے! آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے پہلی بار میں ایک سو (100) کا اعلان کیا، دوسری بار 100 اُونٹ

کے علاوہ اور 200 کا، تیسری بار اور 300 کا کل 600 اونٹ (پیش کرنے) کا اعلان فرمایا۔ (مرآة المناجیح، ۸/۳۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

آئیے! اب امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا مختصر تعارف سنئے، چنانچہ

## حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا مختصر تعارف

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا نام ”عثمان“ اور کنیت ”ابوعبّو“ ہے۔ ”امید المؤمنین، ذوالنورین“ (یعنی دونوں والا)، کامل الحیاء والایمان، (یعنی حیا اور ایمان میں کامل)، جامع القرآن (یعنی قرآن جمع کرنے والے)، سید الاسخياء (یعنی سخاوت کرنے والوں کے سردار)، عثمان باحیا وغیرہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے مشہور (Famous) القابات ہیں۔ (کرامت عثمان غنی، ص ۱۱۳، ۵) مگر آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے تمام القابات میں سے ”ذوالنورین“ (یعنی دونوں والا) زیادہ مشہور ہے۔ اس لقب کی زیادہ مشہور وجہ یہ ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی 2 شہزادیاں حضرت رُقَیَّہ اور حضرت اُمّ کلثوم رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا آئیں، اسی وجہ سے آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو ”ذوالنورین“ (یعنی دونوں والا) کہا جاتا ہے۔ (تہذیب الاسماء، باب العین والفاء المثلة، ۱/۲۹۷)

آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خلفائے راشدین میں تیسرے خلیفہ ہیں۔ (جنتی زیور، ص ۱۸۲ ملخصاً) آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ امید المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی کوششوں سے اسلام لائے اور اسلام قبول کرنے والوں میں آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا شمار چوتھے نمبر پر ہوتا ہے، جیسا کہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خود ارشاد فرماتے ہیں: اَبِیْ لَرَابِعُ اَرْبَعَةٍ فِی الْاِسْلَامِ یعنی میں اسلام قبول کرنے والے 4 افراد میں سے چوتھا ہوں۔ (معجم کبیر، ۱/۸۵، حدیث: ۱۲۳) (اسد الغابہ، عثمان بن عفان، ۳/۶۰۶ ملخصاً) حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو

جمعۃ المبارک کے دن 35 ہجری حج کے مہینے میں شہید کیا گیا۔ حضرت جُبَیْدُ بنِ مُطَعْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَنَّتُ الْبَقِيْعِ میں دفن کئے گئے۔ (اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ۶۱۲/۳-۶۱۶ ملخصاً)

### صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيْب! صَلَّ اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّد

پساری پساری اسلامی بہنو! امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا شمار ان صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ میں ہوتا ہے، جن پر اسلام قبول کرنے کے بعد ظلم کے پہاڑ توڑے گئے، طرح طرح سے ستایا گیا اور بہت ہی دردناک سُلوک کیا گیا، مگر قربان جانیئے! رحمتِ عالم صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اس عظیم صحابی امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے پکے ارادوں پر! جو اس قدر ظلم برداشت کر کے بھی باطل کے آگے ڈٹے رہے اور دینِ اسلام سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔

جولائی/ اگست 2018 کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے صفحہ نمبر 4 پر لکھا ہے: ایمان، نیک اعمال، گناہوں سے بچنے پر ڈٹے رہنا استقامت کہلاتا ہے۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ استقامت یہ ہے کہ ایمان ضائع نہ ہو، نیک اعمال، مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ نہ چھوٹے، تلاوت، ذکر، دُرود، تسبیحات و اذکار، صدقات و خیرات، دوسروں کی خیر خواہی وغیرہ نیک کام ہمیشہ کئے جائیں، تمام گناہوں سے بچنے کی عادت پختہ رہے، یہ تمام چیزیں استقامت میں داخل ہیں، البتہ ہر استقامت کا حکم جدا ہے، جیسے صحیح عقائد پر جمے رہنا سب سے بڑا فرض ہے۔ فرائض کی پابندی بھی فرض ہے، گناہوں سے بچتے رہنا بھی لازم ہے اور مُسْتَحَبَّات کی پابندی بھی اعلیٰ درجے کا مُسْتَحَب ہے، اس اعتبار سے استقامت کی 3 قسمیں بنتی ہیں: (1) ایمان پر استقامت: جیسے حضرت بلال، حضرت ابوذر غفاری اور دیگر کثیر صحابہ کرام رَضُوا اللهُ

عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ جنہیں ایمان لانے کے بعد شدید آزمائشوں سے گزرنا پڑا لیکن وہ ایمان پر ڈٹے رہے اور آج ایمان پر استقامت کا نام آتے ہی اِن مُبارک ہستیوں کا تصور ذہن میں آجاتا ہے۔ (2) فرائض پر استقامت یہ ہے کہ کبھی نہ چھوڑے جائیں، جیسے نماز۔ (3) مُسْتَحَبَّات پر استقامت یعنی ان کو ہمیشہ کیا جائے، جیسے تلاوت، ذکر، دُرود، صَدَقہ، اچھے اخلاق، نرمی اور تَهَجُّد وغیرہ پر استقامت۔ یہ استقامت بھی اللہ پاک کو بہت محبوب ہے۔

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** استقامت کا لفظ ہم کئی بار سنتی، پڑھتی ہیں لیکن اپنی ذات پر غور بھی کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے پر استقامت حاصل ہے؟ وقتی طور پر جذبات میں آکر نوافل، تلاوت، ذکر و دُرود اور دَرَس و مطالعہ سب شروع کرتی ہیں لیکن چند ہی دنوں بعد جذبات ٹھنڈے اور اعمال غائب ہو جاتے ہیں۔ یونہی ماہِ رمضان میں یا اجتماع میں یا بیعت ہوتے وقت گناہ چھوڑنے کا پکا ارادہ کرتی ہیں اور چند دن خود کو گناہوں سے بچا بھی لیتی ہیں، لیکن تھوڑے دنوں بعد وہی گناہوں کا بازار گرم ہو جاتا ہے اور ہم گناہوں میں مُبْتَلَا ہو جاتی ہیں۔

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** اس میں بالخصوص ذمہ دار اسلامی بہنیں اور بالعموم تمام اسلامی بہنیں جو نیکی کی دعوت کو عام کرنے کی کوششیں کرتی ہیں، مگر سامنے سے بھرپور تعاون نہ ملنے کی وجہ سے جلد پریشان ہو جاتی ہیں اور ہمت ہار کر نیکی کی دعوت کے عظیم الشان مدنی کام سے اپنے آپ کو ثواب سے محروم کر لیتی ہیں۔

اس نازک دور میں اگرچہ کیسی ہی مشکلات و پریشانیاں آجائیں لیکن شاید ایسی نہیں ہوں گی جیسی صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان نے برداشت کی ہوں گی، اُن مصیبتوں اور تکالیف کا تصور ہی دل دہلا دینے کے لیے کافی ہے۔ چاہے کیسا ہی مشکل وقت آجائے، اللہ کرے کہ ہم دین اسلام کا دامن ہرگز نہ چھوڑیں۔

## صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پساری پیاری اسلامی بہنو! ”نیکی کی دعوت“ دینا اور بُرائی سے منع کرنا بہت ضروری ہے، اس کے لیے ہمیں حوصلہ بلند رکھنا ہوگا اور پہلے سے یہ ذہن بنائے رکھنا ہوگا کہ دین کی راہ میں تکالیف آتی ہیں، مجھے اس سے گھبرا کر پیچھے نہیں ہٹنا بلکہ استقامت کے ساتھ جانبِ منزل اپنا سفر جاری رکھنا ہے۔ آئیے! ترغیب کے لئے امیرِ المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی ایمان پر استقامت کے تعلق سے ایک فکر انگیز حکایت سنتی ہیں، چنانچہ

## دنیا چھوڑ سکتا ہوں پر ایمان نہیں

امیرِ المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جب اسلام لائے تو نہ صرف اپنے گھر والوں بلکہ پورے خاندان (Family) کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو مارا پیٹا گیا یہاں تک کہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا چچا حَکَم بن ابی العاص تو اس قدر ناراض ہوا کہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو پکڑ کر ایک رسی سے باندھ کر کہنے لگا: تم نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کر لیا ہے، جب تک تم نئے مذہب کو نہیں چھوڑو گے ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اسی طرح باندھ کر رکھیں گے۔ یہ سُن کر امیرِ المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے فرمایا: خُدا پاک کی قسم! میں اسلام کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا، حَکَم بن ابی العاص نے جب آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا یہ جذبہ دیکھا تو مجبور ہو کر آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو قید سے آزاد کر دیا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، عثمان بن عفان، ۲۶/۳۹)

## صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پساری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ ایمان لانے کے بعد امیرِ المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ پر آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے چچا نے کس قدر ظلم کئے مگر آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ انہیں برداشت

کرتے ہوئے ایمان پر ثابت قدم رہے۔ اس واقعے میں ایسے لوگوں کے لئے زبردست سبق ہے جو اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں تو داخل ہو گئے، مگر ان کے گھر والوں پر ابھی تک اسلام کا حق ہونا واضح نہیں ہوا، تو وہ ان پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں، طرح طرح سے ستاتے ہیں تاکہ کسی طرح معاذ اللہ یہ دین اسلام کو چھوڑ دیں۔ مگر یاد رکھئے! ہر حالت میں ایمان کی حفاظت انتہائی ضروری ہے، چاہے کیسی ہی آفت آپڑے دولت ایمان ہاتھ سے نہیں جانی چاہیے بلکہ ایمان پر استقامت کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرنی چاہئے۔

ایمان پر خاتمے کے لیے ”شجرہ قادریہ، رضویہ، ضیائیہ، عطاریہ“ میں ایک بہت ہی پیارا وظیفہ لکھا ہے، جو کوئی صبح و شام 3،3 مرتبہ اس کو پڑھ لیا کرے گا، ان شاء اللہ پڑھنے والے کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔ وہ پیارا وظیفہ شجرہ شریف کے صفحہ نمبر 15 پر موجود ہے۔ آئیے! وہ وظیفہ سن لیجئے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ تُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهٗ ط

(ترجمہ: اے اللہ کریم! ہم تیری پناہ مانگتی ہیں اس بات سے کہ کسی چیز کو تیرا شریک بنائیں جان بوجھ کر اور ہم بخشش مانگتی ہیں تجھ سے اس (شُرک) کی جس کو ہم نہیں جانتی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیرت عثمان غنی میں ان اسلامی بہنوں کے لئے بھی سیکھنے کو بہت کچھ ہے جنہیں گھر والوں یا دیگر رشتے داروں کی طرف سے سنتوں کی خدمت کرنے کے سبب طرح طرح سے ستایا جاتا ہے تو وہ ہمت ہار کر مدنی ماحول کی برکتوں سے اپنے آپ کو محروم کر لیتی ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ اس طرح کی رکاوٹوں کے سبب ہرگز دل برداشتہ نہ ہوں بلکہ انبیائے کرام علیہم السلام اور بزرگان دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ خصوصاً شہدائے کربلا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ پر آنے والی مصیبتوں اور ان پر ان کی ثابت قدمی کو پیش نظر رکھیں، سنتوں کی خدمت کے سلسلے کو جاری رکھیں اور

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ جڑی رہیں کیونکہ اچھے ماحول سے وابستہ رہنا بھی ایمان پر استقامت پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

اللہ کریم ہمیں ایمان اور نیک اعمال پر استقامت کے ساتھ دعوتِ اسلامی اور امیرِ اہلسنتِ دامت بركاتہمُ العالیہ کی اطاعت نصیب فرمائے۔ اَمِينٌ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پساری پیاری اسلامی بہنو! امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی پاکیزہ سیرت کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ساری ساری رات ربِّ کائنات کی بارگاہ میں عبادت کی حالت میں گزار دیا کرتے، آخرت سے ڈرتے اور اپنے ربِّ کریم کی رحمت کی امید لگائے رکھتے تھے۔ دن کے اوقات راہِ خدا میں خرچ کرنے اور روزے کی حالت میں گزرتے تو راتیں بارگاہِ الہی میں سجدہ و عبادت میں کٹتی تھیں۔ آئیے! آپ کے شوقِ عبادت اور ذوقِ تلاوت پر مُشْتَبِل 4 روایات سنئے اور سبق حاصل کیجیے، چنانچہ

عثمان غنی کا شوقِ عبادت و تلاوت

(1) حضرت زُبَيْرِ بن عبدُ اللہ رَحْمَةُ اللہ عَلَيْهِ سے روایت ہے، امیر المؤمنین حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ابتدائی رات میں کچھ آرام کر کے پھر ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب صلاة التطوع۔۔ الخ، باب من كان يامر... الخ، ۲/۴۳، حدیث: ۶)

(2) حضرت مسروق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَشْتَرُ (یعنی امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو شہید کرنے والے) سے ملے تو پوچھا: کیا تو نے امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو شہید کیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ تو آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! تو نے روزہ دار اور عبادت گزار شخص کو شہید کیا

ہے۔ (معجم کبید، ۸۱/۱، حدیث: ۱۱۴)

(3) جب امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو شہید کیا گیا تو آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی زوجہ نے قاتلوں سے فرمایا: تم نے اس شخص کو شہید کیا ہے، جو ساری رات عبادت کرتا اور ایک رکعت میں پورا قرآن کریم ختم کرتا ہے۔ (الزهد للامام احمد، زهد عثمان بن عفان، ص ۵۳، حدیث: ۶۷۳)

(4) حضرت عبدالرحمن تَيْبِي رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: مجھے ایک بار مقام ابراہیم پر رات ہو گئی۔ میں عشاء کی نماز ادا کر کے مقام ابراہیم پر پہنچا یہاں تک کہ میں اس میں کھڑا ہوا تو اتنے میں ایک شخص نے میرے کندھوں (Shoulders) کے درمیان ہاتھ رکھا۔ میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تھے۔ کچھ دیر بعد آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے سورہ فاتحہ سے قرآن کریم کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ پورا قرآن کریم ختم کر لیا۔ (الزهد لابن المبارك، باب فضل ذکر اللہ، ص ۲۵۲، حدیث: ۱۲۷۶ ملخصاً)

## صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا سوچئے تو سہی! وہ صحابی رسول جنہیں اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی دو شہزادیوں کا یکے بعد دیگر شوہر بننے کی سعادت ملی، جن کو نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی مبارک زبان سے جنت کی خوشخبری سنائی، ان کی عبادت سے مَحَبَّت اور تلاوت قرآن سے عشق کا یہ عالم تھا کہ دن رات عبادت اور تلاوت قرآن کرتے کرتے گزرتے تھے۔ دوسری جانب ہمارا حال ہے، کہ اکثر وقت فضولیات میں برباد ہو جاتا ہے، دن رات غفلتوں کی نذر ہو رہے ہیں، ہمارے پاس نہ تو عبادت کے لئے وقت ہے اور نہ ہی تلاوت قرآن کے لئے، ہاں! دنیاوی معاملات کے لئے وقت ہی وقت ہے، ہم سوشل میڈیا کا استعمال اور موبائل فون پر ویڈیو گیمز کھیل کر اپنا

قیمتی وقت برباد کرتی ہیں بلکہ بعض تو معاذ اللہ نماز فجر کے وقت غفلت کی نیند سوجاتی ہوں گی۔ بعض نادان موبائل و انٹرنیٹ استعمال کرنے میں اس قدر مشغول ہو جاتی ہیں کہ انہیں وقت کا پتا ہی نہیں چل پاتا، آہ! فرائض و واجبات کی ادائیگی، نفل عبادت کی بجا آوری، نماز کی ادائیگی اور تلاوت قرآن کرنے کے حوالے سے انتہائی غفلت و سستی کا عالم ہے۔ آئیے! اپنے اندر عبادت و تلاوت کا ذوق و شوق بیدار کرنے کے لئے 2 فرامینِ مُصْطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سنئے اور عبادت و تلاوت کرنے کی عادت بنائیے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے انسان! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ مالداری سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا، اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔

(ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع، ۳۰-باب، ۲۱۱/۴، حدیث: ۲۴۷۴)

(2) ارشاد فرمایا: بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے اور خاص لوگوں میں شامل ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضل من تعلم القرآن وعلمه، ۱/۱۴۰، رقم: ۲۱۵)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا عشق رسول

پساری پیاری اسلامی بہنو! عشق رسول ایک ایسا خزانہ ہے جسے یہ خزانہ عطا ہو جاتا ہے اس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، اگر ہم امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی سیرت

طیبہ کا مطالعہ کریں تو ہم پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عظیم صحابی امیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو بھی یہ عظیم خزانہ عطا ہوا تھا، آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ایک سچے عاشقِ رسول بلکہ عشقِ مصطفیٰ کے بلند درجے پر پہنچ چکے تھے۔ گویا عشقِ رسول میں جینا اور مرنا ہی آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی زندگی کا حقیقی مقصد بن گیا تھا۔ عشقِ رسول کی مٹھاس آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی رگ رگ میں اس قدر سما چکی تھی کہ مہربانِ آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو کچھ بھی عزیز نہ تھا۔

آئیے! امیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے عشقِ رسول پر مُشْتَبِلِ ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اور جھومئے، چنانچہ

## اپنے آقا سے پہلے طواف نہیں کروں گا

جب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے مشورے پر حضرت عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو صَلَّحْ حَدَّیْبِیَہ کا پیغام (Message) دے کر مکہ شریف میں قریش کی طرف روانہ فرمایا تو کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ اس بات پر رشک کر رہے تھے کہ حضرت عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو مکہ شریف جانے کا شرف حَاصِل ہوا ہے، اب وہ بیٹُ اللہ شریف کی زیارت اور طوافِ کعبہ کریں گے، جب صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے اپنے اس رشک بھرے جذبات کا اظہار بارگاہِ رسالت میں کیا تو نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے یقین ہے جب تک ہم قید میں ہیں، حضرت عثمان (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) کعبے کا طواف نہیں کریں گے، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! انہیں اس حوالے سے کسی رکاوٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑا، پھر امیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو طوافِ کعبہ سے کون سی چیز روک رکھے گی؟ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی اس الجھن کو دور کرنے کیلئے ارشاد فرمایا: ”مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارے بغیر خانہ کعبہ کا طواف

نہیں کریں گے۔“

جب امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ واپس آئے تو صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! طوافِ کعبہ کرنے کے بعد آپ اطمینان محسوس کر رہے ہوں گے؟ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: آپ حضرات نے میرے بارے میں غلط اندازہ لگایا ہے، پھر آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے جو کلمات ارشاد فرمائے، اس میں ہمارے لئے کئی اہم نکات موجود ہیں، فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر مکہ شریف میں میرا ٹھہرنا سال بھر بھی ہوتا تو میں رحمت عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بغیر طواف نہ کرتا جبکہ قریش نے میرے لئے طوافِ کعبہ کرنے میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ کھڑی نہیں کی تھی۔ (دلائل النبوة للبيهقي، باب ارسال النبي... الخ، ۴/۱۳۳-۱۳۴، ملتقطاً)

## صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پساری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے کیسے سچے عاشق تھے! جن کی ہر ہر ادا سے عشق رسول ظاہر ہوتا تھا۔ مگر آہ! آج ہم بھی عشق رسول کا دعویٰ تو کرتی ہیں، مگر رسول پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو خوش کرنے والے کام کرتے ہوئے شرم محسوس کرتی ہیں، رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: ”جَعَلْتُ قُرْبَةَ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ يَعْنِي مِيرِي آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔“ (معجم کبیر، زیادہ بن علاقہ عن المغيرة، ۲۰/۲۰، حدیث: ۱۰۱۲) ذرا سوچئے! کیا ہم نماز کی پابندی کرتی ہیں؟ یہ کون سی محبت اور کیسا عشق ہے کہ رسول پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ المبارک کے روزوں کی تاکید فرمائیں، مگر ہم کیا یہی عشق رسول ہے؟ یقیناً نہیں اور ہرگز نہیں۔

## سیرتِ ”صدرُ الافاضل“ کی چند جھلکیاں

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی ولادت مبارکہ 21 صَفَرُ الْبُطْرَفِ ۱۳۰۰ھ بمطابق یکم جنوری 1883ء پیر شریف کو ”ہند“ کے شہر ”مراد آباد“ میں ہوئی، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا نام ”محمد نعیم الدین“ رکھا گیا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے والد ماجد حضرت مولانا سید محمد معین الدین نرہت اور جدِ امجد (یعنی داداجان) حضرت مولانا سید امین الدین راسخ اپنے اپنے دور میں اُردو اور فارسی کے استاذ مانے گئے۔

۱۳۲۰ھ بمطابق 1902ء عیسوی میں 20 سال (Twenty years) کی عمر میں آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی دستار بندی ہوئی۔ بالآخر 19 ذُو الْحِجَّةِ ۱۳۶۷ھ کو اِس دُنیا سے رُخصت ہو گئے، جامعہ نعیمیہ (مراد آباد ہند) کی مسجد کے اُلٹی طرف والے گوشے میں آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی آخری آرام گاہ ہے۔

## وقتِ رُخصت کے حالات

خليفة صدرُ الافاضل حضرت مولانا مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا بیان ہے: گیارہ بجے کا وقت تھا، صدرُ الافاضل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اپنے کمرے کے تینوں دروازے بند کر دیئے۔ کمرے میں میرے اور حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے سوا کوئی نہ تھا۔ تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی، اس کے بعد آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ خاموش ہو گئے۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے فرمایا، پنکھا کھول دو، میں نے کھول دیا، پھر فرمایا: کم کر دو، میں نے کم کر دیا، پھر فرمایا اور کم کر دو، میں نے پھر کم کر دیا، کچھ وقفے کے بعد فرمایا اور کم کر دو، اب میں نے پنکھے کا رخ دیوار کی طرف کر دیا، تاکہ دیوار سے ٹکرا کر ہوا اپنے کچھ وقفے کے بعد فرمایا: بند کر دو۔ اس کے بعد فرمانے لگے: میرا بازو دباؤ۔ چُنا چُچ میں چارپائی کی سیدھی جانب بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا، دیکھا

کہ زَبانِ اقدس سے کچھ فرما رہے ہیں اور چہرہٴ اقدس پر بے حد پسینہ ہے۔ میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے نظر مبارک اٹھا کر میری طرف ملاحظہ فرمایا، پھر آواز سے کلمہ پاک لآلہ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ پڑھنا شروع کیا۔ آواز ہلکی ہوتی چلی گئی، ٹھیک 12 بج کر 25 منٹ پر مجھے پھیپھڑوں کی حَرَکت بند ہوتی معلوم ہوئی، خود ہی آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے قبلے کی جانب ہو کر اپنے ہاتھ پیر سیدھے کر لئے۔ یوں 19 ذُو الْحِجَّةِ ۱۳۶۱ھ کو کلمہ شریف پڑھتے ہوئے آپ کا انتقال ہو گیا۔

آئیے! مکتبۃ المدینہ کے رسالے ”تذکرہ صدر الافاضل“ کی روشنی میں صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی دینی خدمات کے بارے میں سنتی ہیں:

## صدر الافاضل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی دینی خدمات

☆ صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے درس نظامی (عالم کوزس) مکمل کرنے کے بعد پڑھانا شروع کیا اور کئی مشہور علمنا و مفتیان کرام کو خدمتِ دین کے لئے تیار کیا۔ ☆ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فنِ طب اور کتب و رسائل تحریر کرنے کے شعبے سے بھی وابستہ رہے۔ ☆ 20 سال کی عمر میں اپنے دورِ طالبِ علمی میں رسولِ پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے علمِ غیب کے ثبوت پر دلائل سے آراستہ ایک کتاب تحریر فرمائی۔ ☆ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ دارالافتا سے بھی وابستہ رہے اور کئی سوالات کے جوابات تحریر فرمائے۔ ☆ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بغیر کتابوں کو دیکھے سوالوں کے جوابات تحریر فرماتے تھے۔ ☆ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا سب سے عظیم کارنامہ ”تفسیر خزانِ العرفان“ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

## مسواک کرنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! امیرِ اہلسنت دامت بركاتہم اعلیٰہ کے رسالے ”163 مدنی پھول“ سے مسواک کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں۔ پہلے دو (2) فرامین مَظْفَعِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنَّے: (1) 2 رکعت مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کی ستر (70) رکعتوں سے افضل ہے۔ (التدریب والتدھیب، 1/102، حدیث: 18) (2) مسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کر لو کیونکہ اس میں منہ کی صفائی اور رب کریم کی رضا کا سبب ہے۔ (مسند احمد، 2/338، حدیث: 5829) ☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: مسواک میں 10 خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی ہے، مسوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، دیکھنے کی قوت بڑھاتی ہے، بلغم دور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی ہے، سنت کے موافق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رب کریم راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرست کرتی ہے۔ (جمع الجوامع، 5/239، حدیث: 13824) ☆ مسواک پیلیوایزیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ ☆ مسواک کی موٹائی چھوٹی انگلی کے برابر ہو۔ ☆ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ☆ اس کے ریشے نرم ہوں کہ سخت ریشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خلا کا باعث بنتے ہیں۔ ☆ مسواک تازہ ہو تو بہتر ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد